اسلامیات (Test #2)

سوال نمبر # 2 اسلامی تہذیب کی منفرد شناخت اور خصوصیات

تعارف

تہذیب کسی قوم کی طرزِ زندگی اور رہن سہن کا نام ہے
یہ دراصل کسی بھی قوم کے عقائد اور افکار کا مجموعہ ہوتا ہے
تہذیب وقت کے ساتھ ساتھ مزید جدت اور نیاپن اختیار
کرتی ہے۔ تاریخ میں بہت سے تہذیب گزرے جن میں
مصری تہذیب کو سب سے پرانا مانا جاتا ہے۔ مصری
تہذیب کے علاوہ یونانی تہذیب، ایرانی تہذیب، چینی
تہذیب اور مغربی تہذیب بھی تاریخ کا حصہ ہیں۔ جدید
دور میں اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب میں مقابلے کی
فضا قائم ہیں۔ مغرب اپنی تہذیب کو دنیا کے تمام مسائل کے
حل کے طور پر پیش کرتی ہے جبکہ اسلامی تہذیب کا
ماننا ہے کہ یہ تہذیب جسطرح آج سے چودہ سو سال
پہلے ایک مثالی معاشرہ تشکیل دینے میں کامیاب
ہوئی تھی آج کے دور میں بھی نافذ العمل ہے۔ اسلامی
تہذیب کے چند چیدہ چیدہ خصوصیات ہیں جو اس کو

CamScanner

باقی تہذیبوں سے مختلف بناتی ہے۔ سب سے پہلے اسلام
کے عقائد میں مثلاً عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ
آخرت میں۔ یہ اسلام کو ایک نئی صورت بخشتے ہیں۔ عقائد
کے بعد اسلام میں عبادات موجود ہیں جو باقی تہذیبوں کا
حصہ نہیں ہیں۔ اسکے علاوہ انسانی عظمت، عدل و انصاف
اخوت، مساوات، عورتوں کے حقوق، انسان کی حرمت
وسعت نظری، علم کا فروغ اور غیر مسلموں سے عمدہ
سلوک بھی اسلامی تہذیب کو باقی تہذیبوں سے ممتاز بناتی ہیں
ان تمام خصوصیات سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی تہذیب
میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق معلومات موجود
ہیں اور یہ معلومات اور ہدایات اتنی جامع ہیں
کہ کسی اور علم کے ذریعے کی ضرورت پیش نہیں آتی

Make intro brief

تہذیب کے معنی

تہذیب عربی زبان کے ہ ذ ب سے نکلا
ہے جس کا مطلب ہے کانٹ چھانٹ کرنا، تراشنا
اور سنوارنا ہے۔

تہذیب کا مفہوم

تہذیب کسی بھی قوم کا رہن سہن اور زندگی
گزارنے کا طریقہ ہوتا ہے۔
"یہ انسان کو عقائد اور افکار عطا کرتے ہیں جسکے
مطابق انسان زندگی گزارتا ہے"۔

CamScanner

M T W T F S H/W☐-C/W☐ DATE: / /

سید مودودی کے مطابق

"تہذیب انسان کے روحانی، اخلاقی اور ذہنی ارتقاء کا عمل ہے جو زندگی ہر پہلو میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ ایسے فکر و عقائد فراہم کرتے ہیں جو انسان کے افعال میں ظاہر ہوتے ہیں"

دنیا کی دوسری تہذیبیں

اسلامی تہذیب کو ایک منفرد تہذیب کے طور پر سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ باقی تہذیبوں کی نمایاں خصوصیات پر ایک نظر ڈالی جائے۔ ان میں نمایاں تہذیب یونانی تہذیب، ایرانی تہذیب، مصری تہذیب، زمانۂ جاہلیت کی عرب تہذیب اور مغربی تہذیب شامل ہیں۔ انکے اوصاف مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ یونانی تہذیب کی خصوصیات

یونانی تہذیب میں بہت سے خداؤں کا تصور موجود تھا۔ سورج کا دیوتا Apollo تھا اور باقی بھی خداؤں کا تصور تھا۔ حیوانات کے لیے الگ خدا موجود تھے۔ بہت سارے خداؤں کا تصور ہونے کی وجہ سے معاشرہ میں بہت تقسیم آگئی تھی۔ افلاطون کا ماننا تھا "کہ وہ بچے جو کسی بیماری میں مبتلا ہے، وہ مرد جو کوئی منافع بخش کام نہیں کر سکتا اور وہ انسان جو کسی بیماری میں مبتلا ہو اور اسکے صحت مند ہونے کی کوئی امید نہ ہو تو ایسے لوگوں کو موت کے

H/W☐-C/W☐

DATE: __/__/20__

گھاٹ اُتار دیا جاتا ہے کیونکہ ریاست جو نہ ایک مثالی ریاست ہو اُتنی تعداد میں افراد کو support کر سکتی ہو جنکی وہ ذمہ داری اُٹھا سکتی ہو۔ اسکا مطلب ہے کہ یونانی تہذیب میں انسانی حقوق کی اہمیت نہیں تھی۔

2- ایرانی تہذیب

ایرانی تہذیب آگ کی پوجاری تھی۔ یہ شروع میں جن اُصولوں پر قائم تھی وہ توحید کے نزدیک تھے بعد میں تحریف ہوگئی۔ اسکا ماننا تھا کہ آگ کے سامنے سانس لینے سے بھی آگ آلود ہو جاتی تو منہ لپیٹ کر جاتے تھے۔

3- مصری تہذیب کی خصوصیات

مصری تہذیب میں بادشاہ کو خدا کا درجہ حاصل تھا۔ رعایا پر ظلم ہوتا تھا۔ اس تہذیب کے آثار ہمیں فرعون کے دورِ حکومت میں بھی نظر آتے ہیں۔ فرعون ہی law of the land ہوتا تھا۔

4- دورِ جاہلیت کی تہذیب

یہ تہذیب شروع میں دینِ ابراہیمی پر مبنی تھی۔ بعد میں شرک کا تصور آیا۔ یہاں تک کہ کعبہ بتوں سے بھر دیا۔ عورتوں کو کم تر سمجھا جاتا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ سالوں تک دشمنی چلتی تھی۔ قبائل کے آپس میں لڑائی جھگڑے سالوں تک چلتے تھے۔

M T W T F S H/W☐-C/W☐ DATE

مغربی تہذیب

آج کل اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب کا آپس میں مقابلہ جاری ہے مغربی تہذیب جمہوریت، سرمایہ دارانہ نظام، لبرلزم اور انسانی حقوق کا علمبردار ہے۔ مغربی تہذیب نے بہت سے منفی چیزوں کو بھی فروغ دیا ہے جیسے کہ ہم جنس پرستی، فحاشی اور عریانی شامل ہیں۔

ان تہذیبوں کے خصوصیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اب اسلامی تہذیب کے ان نمایاں خصوصیات کا جائزہ لیتے ہیں جو اسلامی تہذیب کو ایک منفرد تہذیب بناتے ہیں یہ خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

اسلامی تہذیب کی خصوصیات

1. اسلامی عقائد (عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت، عقیدہ آخرت)

اسلامی عقائد میں عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت شامل ہیں۔

★ عقیدہ توحید

عقیدہ توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ماننا اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر یقین کرنا۔

سورۃ اخلاص

"کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔

نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اسکی اولاد ہے اور
کوئی ہمسر و ثانی نہیں"۔

عقیدہ توحید انسان کو صرف ایک معبود کی بندگی سکھاتا ہے۔ انسان کی عزت نفس کو بحال کرتا ہے۔ انسان کو در در کی ٹھوکروں سے بچا لیتا ہے
عقیدہ توحید صرف ایک خدا کی بندگی اور اسکی عبادت کا تصور دیتا ہے۔

* **عقیدہ رسالت**

عقیدہ رسالت حضورؐ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول ماننا ہے۔ ایک مسلمان کی ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ کی واحدانیت کا اقرار کریں اور رسولؐ کو اللہ کا آخری رسول مانیں۔ رسالت پر یقین ضروری ہے اسکے بغیر ایمان کی تکمیل ممکن نہیں۔ قرآن میں آتا ہے
" اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو"
ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق " رسالت کا مطلب حضورؐ کی تعلیمات کو من و عن قبول کرنا۔"

* **عقیدہ آخرت**

عقیدہ آخرت کو عقیدہ القیامۃ۔ یوم البعث بھی کہا جاتا ہے۔ عقیدہ آخرت کا مطلب ہے کہ یہ دنیا کی چہل پہل ایک دن ختم ہو جائے گی اور آخرت کا دن ہوگا۔ پھر ہر انسان کو اپنے اعمال کا

جوابدہ ہونا ہوگا۔ ہر انسان کو اُنکے اعمال کے مطابق حساب دینا ہوگا۔ عقیدہ آخرت اسلام کا خاصہ ہے۔

2- اسلامی عبادات (~~عقیدہ~~ نماز، زکوۃ، روزہ، حج)

اسلامی عبادات نماز، روزہ، زکوۃ اور حج بھی اسلامی تہذیب کو ایک منفرد مقام بخشتی ہیں۔ یہ عبادات انسان کو اپنے رب سے جوڑتے ہیں۔
نماز کا حکم ~~بار~~ قرآن مجید میں بار بار آتا ہے۔

القرآن
"نماز قائم کرو اور زکوۃ دیتے رہو"

نماز انسان کو وقت کا پابند بناتا ہے بے حیائی سے روکتا ہے اور آپس میں مساوات اور اُخوت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

نماز کے بعد روزہ بھی انسان میں تقویٰ کی صفت پیدا کرتا ہے۔ انسان میں ہمدردی کا جذبہ اور خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرتا ہے
القرآن "تم پر رمضان کے روزے فرض کیے گئے ہیں جسطرح تم سے پہلے اقوام پر فرض کیے گئے تھے
تاکہ تم متقی اور پرہیزگار بنو"

زکوۃ ہر صاحبِ نصاب انسان پر سال میں ایک دفعہ فرض ہے۔ قرآن میں زکوۃ کے مصارف کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ معاشی ترقی میں مدد فراہم کرتا ہے معاشرے میں معاشی برابری اور امیر و غریب کا فرق ختم کرتا

کرتا ہے۔
زکوٰۃ کے بعد حج بھی صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی
میں ایک دفعہ فرض ہے۔ حج ایک عالمگیر عبادت
ہے جس میں دنیا کے تمام اقوام حصہ لیتے ہیں یہ
مسلمانوں میں اخوت اور مساوات کا درس دیتا
ہے۔ مسلمانوں میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ امیر اور
غریب کا فرق مٹ جاتا ہے۔

3- انسانی عظمت میں اضافہ

اسلامی تہذیب نے انسانی عظمت میں اضافہ کیا
ہے۔ جیسے سورۃ بنی اسرائیل میں آتا ہے:
"ہم نے انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے"
انسان کو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے۔
تمام مخلوقات سے بہتر مخلوق بنایا۔ اس کی عزت
نفس کی حفاظت کی اور اسے در در جھکنے سے
بچا لیا ہے۔

4- عدل و انصاف کا اعلیٰ معیار

اسلامی تہذیب نے عدل و انصاف کا اعلیٰ معیار فراہم
کیا ہے۔ کسی بھی انسان کے ساتھ زیادتی سے منع کیا گیا
ہے۔ القرآن
"عدل کرو یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے"
عدل و انصاف معاشرے میں امن کی فضا قائم کرتا
ہے۔ یہ ہر انسان کو رہنے کا وسیلہ فراہم کرتا ہے کہ انسان

اپنی زندگی اور دوسروں کے تعلقات اچھی طرح قائم کر سکیں

اُخوت کا درس

اسلامی تہذیب اُخوت کا درس دیتا ہے تمام مسلمان چاہے دنیا کے کسی بھی حصے میں ہو بھائی بھائی ہے۔ ان کے آپس میں محبت و اُلفت کا درس دیتا ہے۔ چاہیے مسلمان دنیا کے کسی بھی حصے میں ہو ایک دوسرے کے دکھ درد کو محسوس کرتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے

"مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہے"

عورتوں کے حقوق

اسلامی تہذیب میں عورتوں کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ دورِ جاہلیت میں عورتوں کو کوئی حقوق حاصل نہیں تھے۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ اسلام نے عورتوں کو نمایاں مقام کیا دیا۔ بحیثیت ماں، بیوی، بہن اور بیٹی اسلام نے ایسے حقوق دیے جو باقی تہذیبوں کا حصہ نہیں تھے۔ القرآن

"عورتوں کے مردوں پر اُسی طرح حقوق ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں کے اوپر ہیں"

انسانی جان کی حرمت

اسلامی تہذیب میں انسانی جان کی حرمت پر زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے "جس نے ایک انسان کو بچایا اُس نے پوری انسانیت کو بچایا" باقی تہذیبوں کے مقابلے میں انسانی جان کی حرمت پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔

CamScanner

غیر مسلموں کے ساتھ سلوک

اسلام نے غیر مسلموں کے ساتھ نہایت اچھا سلوک رکھنے کی تلقین کی ہے۔ اسلام میں غیر مسلموں کے جان و مال کی تحفظ کو یقینی بنایا گیا ہے۔ ایک ٹیکس جسکو جزیہ کہتے ہیں اسلام میں ادا کی جاتی ہے تاکہ غیر مسلموں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

خلاصۂ بحث

اسلامی تہذیب باقی قدیم تہذیبوں اور عصری تہذیبوں سے یکسر مختلف ہے یہ انسان کو ایسے عقائد اور افکار فراہم کرتے ہیں جو انسان کی زندگی میں نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ انسان کو مساوات، اخوت، غیر مسلموں کے ساتھ بہتر سلوک، انسانی جان کی حرمت، انسان کی عظمت، عورتوں کے حقوق، عدل و انصاف اور مساوات جیسے اقدار فراہم کرتے ہیں۔ یہ تعلیمات اسلامی تہذیب کو باقی تہذیبوں سے منفرد بناتی ہے آج کے دور میں اسلام کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ اسلامی تہذیب کو اگر سب افراد کے ساتھ عمل پیرا ہو کر آج کل کے تہذیبوں کے تصادم سے بچا جا سکتا ہے۔ اسلامی تہذیب پر عمل کرے اور اس کو اپنی زندگی میں شامل کر کے ہم اپنی تہذیب کا دفاع بہتر انداز میں کر سکتے ہیں۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

M T W T F S H/W☐-C/W☐ DATE: __/__/20

سوال نمبر #1

خطبہ حجۃ الوداع اور انسانی حقوق کا منشور

تعارف

انسان جب ایک معاشرے میں زندگی گزارنے لگا تو اسکے معاشرے کے لیے کچھ فرائض بھی اور معاشرے کے باقی لوگوں کے حوالے سے کچھ حقوق بھی تھے۔ حقوق فرائض بعد میں انسانی معاشرے کا ایک بنیادی نقطہ بن گئے۔ دو عالمی جنگوں سے پہلے انسانیت کو انسانی حقوق کی اتنی فکر لاحق نہیں تھی جتنی اس کے بعد ہوئی۔ جنگوں میں لاکھوں بے گناہ انسانوں کی موت دنیا کے لیے ایک لمحہ فکریہ تھی۔ اقوام متحدہ کا پہلا انسانی حقوق کا معاہدہ 1948ء میں سامنے آیا اور تمام رکن ممالک نے اس کو تسلیم کیا United Nation Declaration on human rights میں جو بھی نکات انسانی حقوق سے متعلق بیان ہوئے ہیں اسکی تعلیم آج سے چودہ سو سال پہلے حضورؐ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائی تھی۔ آپؐ کا خطبہ حجۃ الوداع ایک عالمگیر منشور ہے انسانی حقوق کے حوالے سے۔ یہ انسانی حقوق کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے مثلاً تقویٰ کی تاکید، مساوات کا درس، عورتوں کے حقوق

H/W☐-C/W☐ DATE: __/__/20

غلاموں کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، انسانی جان کی حرمت، عمر کے لیے خود جوابدہ ہونا، ظلم کی ممانعت اور وراثت کا حق یہ سب نکات انسانی حقوق کی پاسداری کے لیے ایک جامع پلان پیش کرتا ہے یہ تعلیم دیتا ہے کہ یہ انسانی حقوق اسلامی معاشرے کی ایک بنیادی ضرورت ہے

خطبۂ حجۃ الوداع کا پس منظر

حضور نے اپنی زندگی میں ۱۰ ہجری کا سے پہلے کوئی حج ادا نہیں فرمایا تھا۔ اس سے پہلے عمرے کے لیے تشریف لائے تھے لیکن مشرکین مکہ نے منع کیا اور بعد میں مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان صلح حدیبیہ طے پایا۔ 25 ذیقعد ۱۰ ہجری کو حضور نے صحابہ کرام اور ازواجِ مطہرات کے ساتھ سفرِ حج کا ارادہ کیا۔ باقی مدینہ سے لوگوں کی شمولیت سے تقریباً ۹۰ ہزار مسلمان حج کے لیے روانہ ہوئے جو مدینہ پہنچے، پہنچے 1 لاکھ مسلمانوں میں تبدیل ہوگئے۔ ساتھ میں راستہ میں مختلف قبائل کے مسلمان بھی شامل ہوگئے۔ اسطرح حضور نے اپنی آخری اور پہلی حج ادا فرمائی جس میں آپ نے 1 لاکھ کے مجمع کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس خطبے کو حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور اس حج کو حجۃ البلاغ، حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

آج کا انسانی حقوق کا جدید منشور

آج کل انسانی حقوق پر بہت زور دیا جا رہا ہے وہی قوم آج کے دور میں تہذیب یافتہ ہے جو انسانی حقوق کی بات کرتا اور انسانی حقوق کی پاسداری کرتا ہے حالانکہ آج کل کا رائج اقوام متحدہ کا ڈکلیئریشن آن ہیومن رائٹس 1948 کے بعد سے نافذ العمل ہوا ہے۔ اس سے پہلے انسانی حقوق کے حوالے سے بین الاقوامی سطح پر ایک ایسا کوئی منشور یا لائحہ عمل نہ تھا جس پر سب ممالک کا مشترکہ اتفاق رائے ہوتا۔ آج کل انسانی حقوق پر اتنا زور دیا جا رہا ہے کہ August comet نے "انسانیت کا مذہب" تک متعارف کروا دیا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ باقی مذاہب چونکہ انسانی حقوق کی پاسداری کرنے میں ناکام ہوئے ہیں اس لیے انسانیت کا مذہب اس کا مداوا کرے گا۔

انسانی حقوق اور خطبہ حجۃ الوداع

دنیا انسانی حقوق کے جن نکات کی بات انیسویں بیسویں اور اکیسویں صدی میں کر رہی ہے اُسکی کی تعلیمات اللہ کے رسول ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمائے تھے۔ اس خطبہ سے پہلے میثاق مدینہ کے نکات بھی مسلمانوں کے لیے اور عالم اسلام کے لیے انسانی

H/W☐-C/W☐ DATE: __/__/20

حقوق سے متعلق ایک مشعل راہ ہیں۔ حضورؐ نے
اپنی سنت سے یہ واضح کر دیا تھا کہ اسلامی معاشرے
میں انسانی حقوق کی اہمیت کس قدر زیادہ
ہے۔ اور آپؐ نے اپنے قول و فعل سے ثابت
کر دیا کہ انسانی حقوق کی پاسداری کے بغیر معاشرے
میں امن و سکون کی فضا قائم نہیں ہو سکتی۔

خطبہ حجۃ الوداع کے انسانی حقوق سے متعلق نکات

خطبہ حجۃ الوداع میں انسانی حقوق سے متعلق بہت
سارے نکات بیان ہوئے ہیں۔ ان میں سے چیدہ
چیدہ نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

1- مساوات کا درس

خطبہ حجۃ الوداع میں مساوات کا درس دیا گیا۔
آپؐ نے فرمایا "تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور
آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔ نہ کسی عربی کو
کسی عجمی پر اور نہ کسی عجمی پر کوئی برتری نہیں اور نہ
کسی کالے کو گورے پر اور نہ کسی گورے کو کالے پر کوئی برتری
ہے۔ برتری (فضیلت) کا معیار صرف تقویٰ ہے۔"
اس میں انسانیت کو برابر کا حق دیا گیا اور
یہ حکم دیا گیا کہ سب برابر ہے کسی بھی مادی ذریعہ
سے کوئی انسان برتر نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔ تقویٰ

سے مراد اللہ کا ڈر اور خوف - یہ اللہ کے ڈر اور خوف
سے انسان برائی سے بچے اور نیکی کی راہ اختیار کرے -

2- افراد معاشرے کا حق

اسلام میں افراد (معاشرہ) کے حقوق / اخوت کی صورت
میں بیان کیے گئے ہیں۔ اسلام میں بھائی چارے پر
زور دیا گیا ہے۔
"مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ایک
دوسرے پر حقوق ہیں"
یہ اخوت اور بھائی چارہ عالم انسانیت اور خاص طور
پر مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔
مسلمان چاہے دنیا کے کسی حصے میں ہو ایک دوسرے
کی دکھ درد اور خوشی وغمی میں شریک ہوتا ہے۔
مسلمان چاہیے دنیا کے کسی حصے میں ہو آپس
میں ایک دوسرے کا دکھ درد بانٹتے ہیں۔ مثال کے طور
پر اسرائیل اور فلسطین کی موجودہ جنگ کی صورت
میں پوری دنیا کے مسلمان اپنے فلسطینی بھائیوں کے
لیے غمزدہ ہیں۔

3- عورتوں کے حقوق

عورتوں کے حقوق کے بارے میں ماضی کے مذاہب نے
کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا۔ اسلام نے عورتوں کو
حقوق فراہم کیے۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ
نے فرمایا۔

M T W T F S H/W☐-C/W☐ DATE: __/__/20

"میری بات غور سے سنو! عورتوں کے حقوق کو پورا کرو۔"

اسلام نے عورتوں کے حقوق پر نہایت زور دیا ہے عورتوں کو ہمیشہ سے معاشرے میں حقوق سے محروم رکھا جاتا تھا۔ اسلام نے عورتوں کو بحیثیت ماں، بیٹی بیوی اور بہن کے انقلابی حقوق عطا کیے

4۔ انسانی جان کی حرمت / انسانی عزت کی حرمت

اسلام نے انسانی جان اور عزت کی حرمت کی تاکید کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا

"جسطرح یہ دن (یوم عرفہ)، یہ شہر (مکہ) اور یہ مہینہ (ذی الحج) حرمت والا ہے اسی طرح تم پر لازم ہے کہ اپنے بھائی کی جان، مال اور آبرو کو بھی محترم رکھو!"

ایک مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کی جان، مال اور آبرو (عزت) کو محترم رکھا گیا ہے۔ اس طرح معاشرے میں امن کی فضا قائم ہوتی اور کوئی انسان دوسرے کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

5۔ غلاموں کے حقوق

غلام اس وقت سب سے پسا ہوا طبقہ تھا۔ انکے کوئی حقوق نہ تھے۔ آپؐ نے غلاموں کے حقوق پر زور دیا۔ آپؐ نے فرمایا!

"اے لوگوں میری بات غور سے سنو! غلاموں کے حقوق ادا کرو۔ اور ان کو وہی کھلاؤ جو خود

M T W T F S H/W☐-C/W☐ DATE: __/__/20

کھاتے ہو اور ان کو وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو اگر
ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو ان معاف کر دیا
پھر آزاد کر دو یا فروخت کر دو۔
غلام جو ایک ایسا طبقہ تھا جسکے کوئی حقوق نہیں تھے۔
بیسویں صدی میں غلاموں کے اوپر پابندی لگا دی گئی اور
ان کی خرید و فروخت سے منع کیا گیا۔ ان پر عالمی
پر قانون سازی ہوئی جبکہ خطبہ حجۃ الوداع میں
آپ ؐ نے آج سے چودہ سو سال پہلے غلاموں کے حقوق
کے بارے میں تاکید کی تھی۔

ظلم کی ممانعت

آپ ؐ نے فرمایا "میری بات غور سے سنو ظلم نہیں کرنا
ظلم نہیں کرنا۔ ظلم نہیں کرنا۔"
آپ ؐ نے ظلم سے منع فرمایا کیونکہ ظلم سے معاشرے
میں انتشار آتا ہے اور امن و سکون کا خاتمہ ہوتا
ہے۔ ظلم کا خاتمہ کر کے معاشرے میں امن کا قیام ممکن
ہو سکتا ہے۔

وراثت کا حق۔

آپ ؐ نے فرمایا
"ورثاء میں سے ہر ایک کا حق اللہ تعالیٰ نے ارشاد
فرما دیا ہے تو اب کوئی شخص کسی وارث کے لیے وصیت
نہیں کر سکتا۔"
اسلام میں وراثت کا قانون تفصیل کے ساتھ موجود

H/W☐-C/W☐ DATE: __/__/20

یہ جو درثاء میں شرعی تقسیم کو منصفانہ بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

8- قانون کی اطاعت

آپؐ نے فرمایا

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو کبھی رسوا نہیں ہو گے اور یہ دو چیزیں قرآن کی تعلیمات اور میری سنت ہے۔

اس سے قانون کی اطاعت کا حکم ملتا ہے یہ معاشرے میں امن اور انسانی حقوق کی پاسداری کے لیے قانون کی اطاعت لازم ہے۔

9- پڑوسیوں کے حقوق

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے فرمایا

"پڑوسیوں کے حقوق ادا کرو"

حضورؐ نے پڑوسیوں کے حقوق پر اتنا زور دیا کہ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں محسوس ہوا کہ کہیں پڑوسی کو جائیداد میں وارث بنانے کی تاکید نہ ہو جائے۔

اسلام نے پڑوسیوں کے حقوق پر بہت زور دیا ہے اور یہ تعلیم فرمائی کہ پڑوسی کے حقوق کا خیال رکھو تاکہ معاشرے میں امن قائم ہو سکے۔

خلاصۂ بحث

کسی بھی معاشرے میں انسانی حقوق کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ انسانی حقوق پر عمل پیرا ہو کر ہی ایک مثالی معاشرے کا قیام ممکن ہے۔ آج کل انسانی حقوق کو بین الاقوامی سیاست میں اہم مقام حاصل ہے۔ وہی قوم مہذب ہے جو انسانی حقوق کی بات کرتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ آج کے انسانی حقوق ہمیں حضور ﷺ نے چودہ سو سال پہلے ارشاد فرمائے ہیں۔ آپ ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کا ایک مکمل منشور ~~پیش~~ پیش کرتا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے اخوت، مساوات، غلاموں کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، عورتوں کے حقوق، ظلم کی ممانعت، قانون کی اطاعت اور وراثت کے حق کے بارے میں امت مسلمہ کو نہایت انقلابی نکات ارشاد فرمائے ہیں۔ ان پر عمل کر کے انسانی معاشرے کو امن و سکون کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے۔

Quote references
Write authentically